السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکا ۲۴ برس کا جس پر ایک ماہ کا روزہ باقی تھا انتقال کرگیا، اب کیا کیا جاوے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکا اگر بیماری ہی میں مرگیا ہے، تو روزے معاف ہیں، اگر اچھا ہوکر اس نے روزے نہیں رکھے تو فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلادیں فدیة طعام مسکین۔ حالت شیر خوارانی میں بھی روزہ رکھنے کا حکم نہیں بعد فراغت روزہ رکھے، اگر بوجہ ضعف نہ رکھ سکے تو فی روزہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ (۴ ذی الحجہ ۳۸ھ)

شرفیہ:

یہ صحیح نہیں ہے، بعد صحت روزے ہی رکھنے ہوں گے، اور اگر قبل صحت مرجائے تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزہ رکھے۔۔۔

((قال رسول اللہ ﷺ من مات وعلیه صیام صام عنه ولیه متفق علیه))

اور ضعف کے باعث فدیہ کی دلیل بھی معلوم نہیں۔ ہاں اس کے مرنے کے بعد ولی کو کھانا کھلانے کی ایک روایت ہے، مگر وہ بھی مرفوع صحیح نہیں موقوف ہے۔

(عن نافع عن ابی عمر عن النبی ﷺ وسلم من مات وعلیه صیام شهر رمضان فلیطعم عنه مکان کل یوم مسکین)) (رواہ الترمذی وقال الصحیح انه موقوف علی ابن عمر انتہی مشکوٰۃ ص ۱۷۸ جلد ۱))

(ابو سعید شرف الدین) (فتاویٰ ثنائیہ جلد ۱ ص ۲۱۴)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 100

محدث فتویٰ